سوال

(344) شادی کے بعد رضاعت ثابت ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ڈجکوٹ سے عبد القدوس لکھتے ہیں کہ میری آج سے پانچ سال قبل شادی اپنی خالہ زاد سے ہوئی تھی۔ اور اب ہمارے دو بچے بھی ہیں مجھے والدہ نے کتنی بار بتایا کہ تیری نانی نے کئی بار تجھے دودھ پلایا تھا اب میں پریشان ہوں کہ اگر رضاعت ثابت ہو جائے تو تعلقات کیسے ختم کئے جائیں اور بچوں کا کیا بنے گا۔ کتاب وسنت کی روشنی میں میری اس الجھن کو دور فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ شریعت اسلامیہ میں خونی تعلق کی بنا پر جو رشتے حرام ہیں دودھ پینے سے بھی وہ حرام ہو جاتے ہیں۔ خونی رشتہ کی وجہ سے حرام ہونے والوں میں بھانجی بھی شامل ہے۔ نانی کا دودھ پینے سے خالہ زاد بہن رضاعی بھانجی بن جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''دودھ پینے سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت یعنی خون سے حرام ہوتے ہیں۔'' (صحیح بخاری: کتاب النکاح)

صورت مسئولہ میں اگر سائل نے واقعی اپنی نانی کا دودھ پیا ہے۔ تو اس کی خالہ زاد بیوی رضاعی طور پر اس کی بھانجی بن جاتی ہے۔ جس سے نکاح جائز نہیں اس لئے فوراً اسے الگ کر دیا جائے۔ اوبچے وغیرہ والد کے ہیں اور وہ اس کے پاس رہیں گے البتہ والدہ سے بھی اس اولاد کے تعلقات استوار رہنے چاہیں اس قسم کا واقعہ خود عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی پش آیا تھا حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام یحییٰ بن اھاب سے شادی کر لی شادی کے بعد ایک سیاہ فام عورت نے کہا میں نے تم دونوں میاں بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں اور تو نے پہلے ہمیں اس قسم کی خبر دی ہے۔ چنانچہ میں نے سواری لی اور فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا آیا اور اپنا ماجرا بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جب وہ عورت اس بات کا دعویٰ کرتی ہے۔ تو اسے صحیح تسلیم کیا جائے لہذا تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔'' چنانچہ میں نے مکہ آتے ہی اپنی بیوی کو چھوڑ دیا اور اس نے آگے نکاح کر لیا۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ پھر اس عورت نے خاوند کے بھائی ظریب بن حارث سے نکاح کر لیا تھا (مقدمہ فتح الباری)

سوال میں الجھن ضرور ہے کہ اگر والدہ کو اس بات کا علم تھا تو اس نے بوقت نکاح اس کا اظہار کیوں نہ کیا؟ لہذا اس بات کی اچھی طرح تحقیق کر لینی چاہیے یا پھر نانی اماں سے اس کی تصدیق کرالی جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:359